Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 03, Issue 01, Jan-Mar 2025

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

امام کرمانی کی زندگی اور خدمات: اسلام کے ایک ہمہ جہت عالم

The Life and Contributions of Imām Kirmānī: A Multifaceted Scholar of Islam

ABSTRACT

Imām Shams al-Dīn Kirmānī was a distinguished Islamic scholar of the seventh century. Renowned as an interpreter, Muḥaddith, jurist, historian, and a man held in high esteem by his contemporaries, his contributions to the Muslim Ummah are both comprehensive and invaluable. Imām Kirmānī's expertise in Islamic sciences is evident in his remarkable works. His most notable contribution is *Kawkab al-Darārī*, the first commentary (*Sharḥ*) on *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beyond this, he made significant contributions to *ʿUṣūl al-Tafsīr* and exhibited a profound analytical approach in his examination of *Sharḥ al-Kashshāf*. His scholarly mastery extended further to *Sharḥ al-Fawāʾid al-Ghaythiyya*, where he demonstrated a deep understanding of *ʿIlm al-Maʿānī* (The Science of Meanings) and *ʿIlm al-Bayān* (The Science of Eloquence), two foundational branches of Arabic rhetoric (*ʿIlm al-Balāgha*). His deep understanding of *Fiqh* (Islamic jurisprudence) is evident in his *Risālah fī Masʾalat al-Kuḥāl*. This research not only provides a comprehensive analysis of the life and prominent scholarly contributions of Imām Kirmānī but also seeks to shed light on the contributions of a scholar of his time whose works have not been thoroughly explored before, thereby underscoring his unique and enduring legacy.

Keywords: Imām Shams al-Dīn Kirmānī, *Risālah fī Masʾalat al-Kuḥāl*, *Kawkab al-Darārī*, Muḥaddith, Jurist, Historian.

AUTHORS

Dr. Tanvir Abbass*
Government MAO College Lahore:
tanvirabbas88@gmail.com
Dr. Aysha Naeem **
Lecturer Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan:
ayshafahm3@gmail.com

Date of Submission:
15-12-2024
Acceptance: 17-01-2025
Publishing: 04-02-2025

Web: https://al-qudwah.com/
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

Correspondence Author:
Dr. Tanvir Abbass* *Government MAO College Lahore.*

نام و نسب

امام کرمانی کا پورا نام" محمد بن یوسف بن علی بن سعید بن عبدالکریم کرمانی" ہے۔) الدررالکامنہ ج4ص(310لقب"شمس الدین"اور نسبت" کرمانی " ہے ۔کرمان ایران کے ایک صوبے کا نام ہے) یاقوت حموی،معجمہ البلدان ،ج 4ص(263 جس کو حضرت ربیع بن زیاد نے فتح کیا تھا جنہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر فاروق کے زمانے میں بھیجا تھا۔ [1]

پیدائش

امام کرمانی16" جمادی الآخر717 ھ1317ءکو شیخ بہاؤالدین کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے جو اپنے وقت کے بہت بڑے صاحب علم تھے اور امام کرمانی نے اپنی ابتدائی تعلیم انہی ہی سے حاصل کی ۔[2]

امام کرمانی کے اساتذہ

امام کرمانی کی شخصیت کا اندازہ ان کے اساتذہ ہی سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دور کے عظیم بزرگان دین ،علماء و فقہاء سے علم دین حاصل کیا ۔امام کرمانی کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیوں کہ انہوں نے بہت سے علوم و فنون میں مہارت حاصل کی تھی ۔ اور ان کے اساتذہ مفسرین ، محدثین ،فقہاء ادباء،نحویین ،اور قراء میں سے تھے ۔ذیل میں امام کرمانی کے چند اساتذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے ۔

1-قاضی بہاؤالدین

امام کرمانی کے والد محترم تھے جو بہت ہی بلند پائے کے عالم دین تھے جن کا شہرہ بہت دور دور تک تھا یہی وجہ ہے کہ امام کرمانی نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی ہی سے حاصل کی ۔چونکہ علمی گھرانہ تھا اس لیے ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ [3]

2۔ جماعت علماء کرمان

---

[1] اردو دائرہ معارف اسلامیہ ،پنجاب یونیورسٹی لاہور ج17,ص242

ʿsqlāny،ābn ḥǧr،āldrrālkāmn، byrwt ،،dārālktb ālʿlmyh، ǧ4 ,ṣ310

[1] عسقلانی،ابن حجر،الدرر الکامنہ بیروت،،دارالکتب العلمیہ ،ج4 ,ص310

Sqlāny،ābn ḥǧr،āldrrālkāmn، byrwt ،،dārālktb ālʿlmyh، ǧ4 ,ṣ310

[1] حنبلی،ابن العماد،شذرات الذھب،المکتبۃ البخاری،بیروت ،ج6ص294

Hnbly ،ābn ālʿmād ،šḏrāt ālḏhb ،ālmktbةālbḫāry، byrwt ،ǧ6 ṣ294

[1] شذرات الذھب ج6ص294

Sḏrāt ālḏhb ǧ6ṣ294

امام کرمانی نے اپنی رسمی تعلیم کا آغاز کرمان ہی سے کیا اور کرمان کے علماء کی ایک جماعت سے ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی ۔لیکن ان کے نام اور ان علوم کے بارے میں کہ کون کون سے علوم اور کن کن اساتذہ سے حاصل کیے اس کے بارے میں تفصیلات میسر نہیں ہیں صرف اتنا ہی پتا چلتا ہے کہ علماء کی ایک جماعت سے کرمان میں تعلیم حاصل کی[4]۔

3 ۔قاضی عضدالدین

شیراز کے مشہور عالم دین تھے۔[5] امام بیضاوی کے شاگرد زین الدین حنکی کے شاگرد تھے ۔امام کرمانی ان کے پاس شیراز میں 12 سال تک پڑھتے رہے۔[6] ان کا پورا نام امام قاضی عضدالدین ابوالفضل عبدالرحمان بن رکن الدین احمد بن عبدالغفار بن احمد الایجتی البکری الطرازی شیرازی تھا ۔فقہ میں ماہر ہونے کی وجہ سے چیف جسٹس کے عہدے پر فائز تھے۔[7]

4 ۔شیخ ناصرالدین الفارقی

ان کا پورا نام شیخ امام علامہ محدث جامعۃالازہر قاہرہ معزیہ مصر ناصرالدین محمد بن ابوالقاسم بن اسماعیل بن محمد بن مظفر ابوعبداللہ فارقی تھا۔یہ بہت بڑے شیخ ،فقیہ،صوفی عالم تھے ۔ بہت بڑے مصنف تھے اور تصنیف و تالیف سے حاصل ہونے والی آمدن سے گزر بسر کرتے تھے جامعہ ازہر میں ہر صبح درس بخاری دیتے تھے امام کرمانی نے ان کے پاس دو سال تک

درس حدیث لیا۔ ان کا وصال760 ھ میں ہوا تھا۔[8] انہوں نے کئی اساتذہ سے بخاری پڑھی جس کا ذکر امام کرمانی اپنی کتاب کے مقدمہ میں کیا ہے ۔

5 ۔علی بن یوسف زرندی

---

[4] الدرر الکامنہ ج4ص189

Adrrālkāmnہ ğ4 ṣ189

[4] شوکانی محمد بن علی،البدرالطالعدارالفکر،المعاصر بیروت، ج1ص227

Shwkāny mḥmd bn ʿly، ālbdrālṭālʿdārālfkrہālmʿāṣr byrwt ،ğ1 ṣ 227

[4] الدرر الکامنہ ج2ص196

Aldrrālkāmnہ ğ2 ṣ196

ان کا پورا نام شیخ امام ، حافظ محدث حرم شریف نبوی ﷺ ، ابوالحسن علی بن یوسف بن حسن زرندی انصاری ہے ۔ ساری عمر مدینہ منورہ میں ہی رہے ۔ مدینہ منورہ کے سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے اور مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ کے پاس بیٹھ کر حدیث پڑھاتے تھے۔ ان کا وصال770 ھ میں ہوا امام کرمانی نے ان سے بھی بخاری کی سماعت کی تھی ۔ [9]

6 ۔ جمال الدین مکی

شیخ کبیر ،ثقہ راوی ،بقیۃالسلف،قدوۃالخلف، جمال الدین محمد بن شیخ شھاب الدین احمد بن عبداللہ بن عبد المعطی انصاری مکی امام کرمانی کے اساتذہ میں سے ہیں ۔ حرم مکہ میں بیٹھ کر حدیث پڑھاتے تھے ۔ بہت ہی زیادہ عبادت گزار تھا جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے 75 حج کیے تھے ۔ مکہ مکرمہ میں باب رحمت میں کعبہ معظمہ کے سائے میں بیٹھ کر بخاری پڑھاتے تھے ان کا گھر باب ابراہیم کے قریب تھا امام کرمانی نے ان سے 3 ماہ میں بخاری سنی ۔ ان کا وصال775 ھ میں ہوا ۔[10]

امام کرمانی کے تلامذہ

امام کرمانی نے اپنی ساری عمر ہی درس و تدریس میں ہی گزار دی۔ یہ ہی وجہ ہے کہ امام کرمانی سے بہت سے لوگوں نے کسب فیض کیا جن کا احاطہ کرنا تو مشکل ہے لیکن ان میں چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے ۔

1 ۔ تقی الدین محمد بن یوسف کرمانی

امام کرمانی کے صاحبزادے تھے 34 سال کی عمر میں امام کرمانی سے بخاری کی سماعت کی نا صرف پڑھا بلکہ آگے پڑھایا بھی کئی کتب بھی لکھی جن کا ذکر حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب میں بھی کیا ہے جس میں بخاری کی شرح سب سے زیادہ قابل ذکر ہے اس کے علاوہ امام جلال الدین سیوطی نے بھی ان کی کتب کا ذکر کیا ہے ۔[11]

---

[10] کرمانی شمس الدین محمد بن یوسف، شرح کرمانی، دارالکتب العلمیہ ،بیروت، ج1 ص163

krmāny šms āldyn mḥmd bn ywsf ،šrḥ krmāny،dārālktb ālʿlmyh، byrwt ،ğ1 ṣ163

[10] کرمانی ج1 ص165

krmāny ğ1 ṣ 165

[10] کرمانی ج1 ص167

krmāny ğ1 ṣ 165

[11] حاجی خلیفہ مصطفی بن عبداللہ، کشف الظنون مکتبہ مثنی بیروت، ج1 ص546

Hāğy ẖlyf، msṭfy bn ʿbdāll، ،kšf ālẓnwn mktb، mṯny byrwt ،ğ1 ṣ 546

[11] شذرات الذھب ج6 ص294

Sḏrāt ālḏhb ğ6 ṣ 294

[11] شذرات الذھب ج6 ص294

2۔عبدالکریم نصراللہ صدیقی

امام کرمانی کے مایہ ناز شاگردوں میں شمار ہوتا تھا۔ پورا نام عبدالرحیم بن عبدالکریم نصراللہ الصدیقی الجرھی ابی السعادات شرف الدین تھا۔ نہایت ہی ذکی اور وقیع شخصیت کے مالک تھے ساری عمر درس وتدریس ہی سے منسلک رہے تھے۔ کئی کتب بھی تالیف کیں جن کا ذکر کتب میں ملتا ہے۔[12]

3۔جلال الدین دمشقی

پورا نام اسد بن محمد بن محمود الشیرازی البغدادی الدمشقی جلال الدین تھا۔ امام کرمانی کے اولین شاگردوں میں شمار ہوتا تھا۔ مصنف کتب کثیرہ اور اپنے زمانے کے نابغہء روز گار تھے علمی لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے علم حدیث میں خاص مہارت تھی جس کی وجہ سے محدث کے نام سے مشہور ہوئے۔[13]۔

4۔عزالدین مصری

ان کا نام عبدالرحیم بن محمد بن عبد الرحیم المصری ابی محمد عزالدین تھا۔ مشہور قاضی تھے۔ مصر میں سب سے برے عالم سمجھے جاتے تھے اور دور دور تک شہرہ تھاامام کرمانی کے تلامذہ میں سے تھے۔متعدد علوم میں ماہر تھے اور لوگ دور دور سے علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔[14]۔

5۔ حمید الدین کرمانی

امام کرمانی کے معروف شاگرد تھے اور اپنے استاذ سے اتنی محبت تھی کہ بعد میں کرمانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا پورا نام عبدالحمید بن محمد یوسف الکرمانی حمیدالدین تھا۔ اپنے زمانے میں ان کا طوطی بولتا تھاکئی کتب کے مصنف تھے اور جمع معقول و منقول تھے اور یہ امام کرمانی کی تربیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔[15]

امام کرمانی کے ہم عصر

امام کرمانی مشہور عالم دین امام سعدالدین تفتا زانی کے ہم عصر اور ہم جماعت تھے۔[16] امام تفتا زانی بہت پائے کے عالم تھے جن علمی فیض آج بھی ہر طرف کتب میں واضح نظر آتا ہے اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام کرمانی کا علمی مقام کیا ہو گا کہ امام تفتا زانی جیسے علماء کے ساتھ بیٹھ کر علم حاصل کرتے رہے۔

Sḏrāt ālḏhb ğ6 ṣ 294

[16] شذرات الذھب ج6 ص294

Sḏrāt ālḏhb ğ6 ṣ 294

طبعی میلان

امام کرمانی دنیاداروں سے ملاقات اور ان کی صحبت سے بہت زیادہ گریز کرتے تھے لیکن علمی مشاغل پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے ۔[17] لیکن اس کے باوجود بہت ہی زیادہ عاجزی کرتے تھے ااور حسن اخلاق میں یکتائے روز گار تھے ۔[18]

حلیہ

امام کرمانی جسمانی طور پر ابتدائی عمر میں بہت ہی چست و چالاک اور صحت مند جسم کے حامل تھے لیکن آخری عمر میں پاؤں کی معزوری کا سامنا کرنا پڑا ۔لہٰذا عصا کے سہارے سے چلتے تھے۔[19]

وصال

امام کرمانی نے حصول علم کے بعد بغداد کو اپنا مسکن بنایا۔ اور تیس سال تک وہاں درس وتدریس میں مشغول رہے ۔اپنی زندگی کے آخری ایام میں حج کے ارادے سے حرمین کا سفر اختیار کیا اور واپسی پر مکہ کے ایک قریبی مقام" روض مہنا" پر 16 محرم ھ مارچ1384ءکو وصال فرما گئے ۔[20]

تدفین

---

[16] شذرات الذھب ج6ص294

Sḏrāt ālḏhb ğ6 ṣ 294

16 امام جلال الدین سیوطی بغیۃالوعاۃ،دارالفکر،بیروت2005 , ،ص269،طبقات الشافعیہ،ج2ص109

Amām ğlāl āldyn sywṭy bġyẗālwʿā،ẗdārālfkr،byrwt , 2005، ṣ 269 ،ṭbqāt ālšāfʿyh ،ğ2 ṣ 109

17 Jasvi, Mumtaz Ahmed, Zahida Rasheed, Abbas Ali Raza, and Hafiz Faiz Rasool. "ANTISOCIAL ACTIVITIES AND ROLE OF A RELIGION IN A SOCIETY: A DESCRIPTIVE RESEARCH." *PAKISTAN ISLAMICUS (An International Journal of Islamic & Social Sciences)* 4, no. 03 (2024): 11-18.

[20] شرح کرمانی،ج1ص3

šrḥ krmāny، ğ1ṣ3

[20] شذرات الذھب،ج6ص294

šḏrāt ālḏhb،ğ6ṣ294

[20] کرمانی ج1ص153

krmāny ğ1ṣ153

[20] الدرر الکامنہ ج6ص294

Aldrrālkāmnه ğ6ṣ294

امام کرمانی کا وصال مکہ میں روض مہنا کے مقام پر ہو گیا لیکن وہاں سے ان کی نعش ان کی وصیت کے مطابق بغداد میں منتقل کردی گئی ۔جہاں پر انہوں نے اپنی حیات میں شیخ ابواسحاق شیرازی کے مزار کے قریب جہاں آپ نے اپنے لیے قبر بنوالی تھی چناچہ اسی جگہ ان کو دفن کیا گیا اور ان کے مزار کے اوپر ایک قبہ بھی بنایا گیا ۔[21]

امام کرمانی کی تصنیفات

امام کرمانی بغدادمیں ساری عمر درس و تدریس میں ہی مشغول رہے لیکن ساتھ ساتھ بہت سی کتب بھی تصنیف کی ہیں ۔ جن سے امام کرمانی کے تبحر علمی کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ امام کرمانی کی ہر تصنیف کو دیکھنے سے ان کی فہم و بصیرت،راسخ العلماور مہارت کا اندازہ ہوتا ہے ۔امام کرمانی کی تصنیفات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے ۔

1 ۔ الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری

امام بخاری کی شہرہ آفاق الجامع الصحیح البخاری کی عربی شرح ہے جو مخطوطے کی شکل میں تھی اور یہ مخطوطہ بعد میں تین علیحدہ علیحدہ جگہ سے تالیف ہو کر کتب خانوں کی زینت بنا ۔اس شرح کا یہ اعجاز ہے کہ اسے امھات الشروح ہونے کا مقام حاصل ہے اور تین مختلف نسخوں میں بازار سے دستیاب ہے جن کی تعداد بالترتیب8 ،12اور25 ہے ۔ جس کو تین الگ الگ محققین نے چھاپا ہے ۔اس کو سب سے جامع شرح بخاری سمجھا جاتا ہے ۔

2 ۔ ضمائر القرآن

قرآن پاک کی تفسیر کے اصول و قواعد پر سیر حاصل بحث اس کتاب کا موضوع ہے جس میں علوم القرآن پر بہت ہی حسین پیرائے میں بات کی گئی ہے جو قاری کو نہایت علمی مواد فراہم کرتی ہے ۔

3 ۔ النفوذوالردودفی الاصول

علم اصول پر بہت ہی مدلل کتاب ہے جس میں تمام اصول و قواعد کو زیر بحث لائے ہیں جو واقعی ان کا علمی شہ کار ہے ۔ کتاب میں مختلف فقہی اصولوں کا جائزہ لیا گیاہو گا کہ کون سے احکام شریعت میں قابلِ نفاذ ہیں اور کن معاملات کو مسترد کیا جاناچاہیے، نیز کن حالات میں کوئی حکم نافذ العمل ہوتاہے اور کن شرائط کے تحت اسے کالعدم قرار دیا جاتاہے

4 ۔ شرح المختصر ابن الحاجب

جیسا کے نام سے واضح ہے ابن حاجب کی تصنیف لطیف کی نہایت احسن شرح ہے جس میں نہایت ہی احسن انداز میں علم نحو پر بحث کی ہے ۔ امام کرمانی نے اس کا نام سبعۃالسیارہ رکھا کیونکہ اس میں امام کرمانی نے اس میں سات شروحات کو جمع کیا ہے ۔

5۔ انموذج الکشاف

۔امام کرمانی کی مشہور تصنیف ہے۔ جو **علمِ بلاغت** اور **قرآنی تفسیر** پر مشتمل ہے۔ امام کرمانی نے یہ کتاب **علامہ زمخشری** کی مشہور تفسیر **"الکشاف عن حقائق التنزیل "** کے اصولوں کو مزید واضح کرنے کے لیے لکھی، تاکہ قرآنی بلاغت اور معانی کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ امام کرمانی نے اس کتاب میں **قرآنی آیات کی فصاحت وبلاغت** کے ساتھ ان کے **لغوی ومعنوی پہلوؤں** پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب قرآنی کلمات کے دقیق معانی اور الفاظ کے استعمال میں موجود حکمت کو اجاگر کرتی ہے۔

6۔شرح مواقف

شرح مواقف علمِ کلام کی ایک بنیادی کتاب ہے جو مختلف مکاتبِ فکر، جیسے اشاعرہ اور معتزلہ، کے نظریات کا تجزیہ کرتی ہے۔ اس کتاب میں عقائد کو فلسفیانہ اور منطقی اصولوں کے ذریعے مضبوط دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی عقائد پر عقلی و نقلی دلائل کے امتزاج نے اس کتاب کو خاص اہمیت دی ہے۔ فلسفہ اور منطق کا بھرپور استعمال اس کی علمی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے

7۔ شرح الفوائد الغیاثیہ فی المعانی والبیان

علم بدیع اور بیان پر امام کرمانی کا بہت ہی عمدہ اور مدلل کا م جس کا مطالعہ کرنے سے علم معانی اور علم بیان کے دریچے وا ہوتے ہیں اور قاری کے لیے علم کے نئے دروازے کھلتے ہیں ۔

8 ۔ شرح الجواہر

علم منطق پر امام کرمانی کی دسترس کا منہ بولتا ثبوت یہ کتاب نہایت ہی اعلیٰ اور قیمتی علمی موتی اپنے اندر سموئے ہوئے علم منطق کے طالب علم کے لیے بیش بہا خزانہ ہے ۔

9۔ حاشیہ علی تفسیر بیضاوی

امام کرمانی نے اس میں امام بیضاوی کی تفسیر پر حاشیہ لکھا جو اپنی مثال آپ ہے اور جس کا انداز بیان نہایت ہی مؤثر اور دلکش ہے جو بیضاوی جیسی دقیق شرح کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے ۔

10 ۔ رسالہ فی مساءلۃالکحل

علم فقہ کی مشکل کو آسان اور جامع انداز میں پیش کرنے کے لیے نہایت ہی عمدہ رسالہ ہے ۔ [22]۔

ان کتب کے علاوہ بھی امام کرامنی کی کئی کتب تھی جو عربی اور علم منطق پر مشتمل تھیں لیکن ان کی تفصیلات نہیں ملتیں ۔ لیکن امام ابن حجر عسقلانی نے ان کا ذکر ضرور کیا ہے ۔

نتائج

امام کرمانی کا شمار مسلکِ شافعی کے ممتاز اسلاف میں ہوتا ہے، جنہیں اپنے دور میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی ان کی علمی کاوشوں سے امت استفادہ کر رہی ہے۔ ان کی عظیم تصنیف **"الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری** "حدیث کی مستند کتاب" **صحیح البخاری** "کی بہترین شرح مانی جاتی ہے، جو علمی حلقوں میں خاص مقام رکھتی ہے۔ امام کرمانی نے فقہ شافعی اور علومِ حدیث میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں، جن سے اہلِ علم آج بھی رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

ان کے حالاتِ زندگی اور تصنیفات کا مطالعہ علمی میراث کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور ایسی شخصیات کی علمی کاوشوں سے واقفیت، تحقیق میں مزید گہرائی پیدا کرتی ہے۔ ان کی تحریریں نہ صرف عوام کے لیے مفید ہیں بلکہ اہلِ علم کے لیے ایک نایاب خزانہ ہیں، جن سے امت کو ہمیشہ فائدہ پہنچتا رہے گا۔

---

[22] الدرر الکامنہ، ج4 ص190

Aldrrālkāmnه ğ6ṣ294